25 ربیع الاول 1436 هجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اپنے رزق کی تلاش میں اللہ کی رحمت طلب کرو

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں تخلیق فرمایا اور جو ہمیں رزق دیتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے بنی نوع انسان کو پیدا فرمایا، ان کے اعداد شمار فرمائے اور ان کے رزق کو یقینی بنائے اور ان میں سے کسی کو نہیں بھولا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود ماسوائے اللہ کے۔ میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، جس نے لوگوں کو نیک اعمال کی کوششیں کرنے اور انہیں حاصل کرنے کا حکم دیا۔ اللہ رب العزت آپ پر، آپ کے اہل بیت پر، اورآپ کے صحابہ پراور آپ کی پیروی کرنے والےتمام افراد پر قیامت کے دن تک درود و سلام نازل فرمائے

اے اللہ کے بندو!

اللہ سے اس طرح ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اس کے احکامات بجالاؤ اور اس کی نافرمانی نہ کرو۔ اللہ تم پر اپنی رحمت نازل فرمائے، جان لو، کہ کسب معاش اور کسب معاش کی کوشش ایک اندرونی خصوصیت ہے جسے اللہ نے لوگوں کی تخلیق کے دن سے اس میں رکھی ہے۔ ہر صبح آپ لوگوں کو دیکھتے ہیں اپنا رزق تلاش کرتے ہوئے، ان میں سے ہر ایک اس رزق کا تعاقب کرتا ہے جو اللہ رب العزت نے اس کے لیے مقرر کیا ہے اور اس کے لیے ملازمت کرتا ہے یا اس رقم کی سرمایہ کاری کرتا ہے جو اس نے پہلے ہی کمائی ہوئی ہے۔ درحقیقت یہی معاملہ تمام مخلوقات کے لیے ہے جو ہر صبح اپنے آپ کو زندگی کی سانسوں سے بھر لیتے ہیں۔ اس طرح، برکت یافتہ ہے وہ فرد جو اپنی زندگی میں پہلے ہی سے کام میں مشغول ہے، جس نے اپنی پیشانی کا پسینہ پونچھ کر اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے رزق کی تلاش میں امیدوں کے دانوں کو پیدا کیا اور اس طرح اللہ کی مدد اور فضل طلب کیا۔

اللہ رب العزت اس کے ساتھ ہوتا ہے جو یہ کہتا ہے: [وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّـهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّـهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّـهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا. (اور اسے ایسی جگہ سے رِزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا. اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ (اللہ) اسے کافی ہے. بیشک اللہ اپنا کام پورا کرلینے والا ہے. بیشک اللہ نے ہر شے کے لئے اندازہ .مقرر فرما رکھا ہے][1]. لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے کام میں شدت کے ساتھ اللہ پر بھروسہ کریں، اسی سے مدد طلب کریں، اور اپنے کاموں کو اس کے سپرد کردیں۔ پاک ہے وہ ذات اقدس جو فرماتا ہے: [وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ (اور آسمان میں تمہارا رِزق (بھی) ہے اور وہ (سب کچھ بھی) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے)][2]

اے مسلمانو

آج کل، انسانوں کی زندگی ترقی یافتہ ہوگئی ہے جس کے نتیجہ میں ان کی ضروریات میں تبدیلی آئی ہے اور ان کی ضروریات میں کثرت ہوگئی ہے۔ دراصل ماضی میں جو چیز سامان عیش و عشرت تھی وہ آج ضروری ہوگئی ہے۔ اس لیے، لوگوں کی واحد انتہائی مصروفیت مکمل طور پر اور خاص طور پر ان لوگوں کوفراہم کرنے کے لئے ہوکر رہ گئی ہے۔ اس لیے وہ لوگ بے چینی کی گرفت میں ہیں، تھکن سے چور ہیں اور مصائب اور تکالیف کے بادلوں نے انھیں گھیر رکھا ہے۔ حالانکہ اللہ نے انسان کو اس کے رزق کے بغیر پیدا نہیں فرمایا ہے، وہ لوگ زیادہ

---

[1] سورة الطلاق -3

[2] سورة الذاريات-22

تر صراط مستقیم سے بھٹک گئے ہیں یا جان بوجھ کر انہوں نے اسے نظر انداز کر رکھا ہے۔ اس طرح، انہوں نے اپنا کام ترک کردیا اور اسے نظر انداز کیا، اور اپنی روزی میں رحمتوں کے وسائل سے دور ہوتے گئے اگر انہوں نے قرآن پاک سے رجوع کیا ہوتا اور اپنے پیغمبر (□)کی سنتوں پر عمل کیا ہوتا، تو ان لوگوں نے اپنے مصائب کا حل دریافت کرلیا ہوتا۔ ان حلوں میں سب سے اعلیٰ وافضل ہے راست بازی کیونکہ یہ انسانوں کے لیے ان کے رب کی رضا و مدد لاتی ہے، ساتھ ہی ساتھ اس کے ذریعہ اس تک اس کے وہم و گمان سے بھی زیادہ وافر مقدار میں اور توقع سے بڑھ کر روزی خود اس کے پاس پہنچتی ہے۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے [فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّـهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّـهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّـهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا (٢) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّـهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّـهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّـهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا(پھر جب وہ اپنی مقررہ میعاد (کے ختم ہونے) کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں بھلائی کے ساتھ (اپنی زوجیت میں) روک لو یا انہیں بھلائی کے ساتھ جدا کردو۔ اور اپنوں میں سے دو عادل مَردوں کو گواہ بنا لو اور گواہی اللہ کے لئے قائم کیا کرو ، اِن (باتوں) سے اسی شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لئے (دنیا و آخرت کے رنج و غم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے، (2) اور اسے ایسی جگہ سے رِزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ (اللہ) اسے کافی ہے. بیشک اللہ اپنا کام پورا کرلینے والا ہے. بیشک اللہ نے ہر شے کے لئے اندازہ مقرر فرما رکھا ہے[3]۔ اللہ حق شانہ یہ بھی فرماتا ہے [وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَـٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (اوراگر (ان) بستیوں کے باشندے ایمان لے آتے اور تقوٰی اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے (حق کو) جھٹلایا، سو ہم نے انہیں ان اَعمالِ (بد) کے باعث جو وہ انجام دیتے تھے (عذاب کی) گرفت میں لے لیا)][4]

دراصل ہمارے رزق میں اللہ کی برکتیں ہمارے ذریعہ اس کی فرمانبرداری کے سبب آتی ہیں اور ساتھ ہی ہماری راسبازی اور پاکبازی کے سبب۔ اس لیے، یہ انتہائی غیر معقول بات ہوگی کہ بندہ اپنے خالق اور رب کی نافرمانی کرے اور بدلے میں یہ بھی چاہے کہ اللہ اس کی روزی میں برکت عطا کرے اور اس میں اضافہ بھی فرمائے۔

اے ایمان والے بھائیو

راستبازی کی سب سے عظیم کنجی جو رزق میں اضافہ کا سبب بنتی ہے اور اس میں برکت عطا کرتی ہے، وہ ہے رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھنا۔ اصل میں، یہ فضیلت جو زیادہ معزز اسلامی اخلاق میں سے ایک ہے جس کی بہترین تصویریں حضور اکرم (□) نے اپنی حیات مبارکہ میں پیش کیں۔ آپ نے فرمایا (تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے زیادہ رحمدل ہو اور میں اپنے اہل بیت کے لیے سب سے اچھا ہوں)۔ آپ (□) نے اپنی قوم کے لئے واضح کر دیا کہ صلہ رحمی کو قائم رکھنے کے ایک سے زیادہ فوائد ہیں جن میں سے ایک بابرکت پیسہ اور زندگی بھی شامل ہے۔ اس طرح حضور اکرم (□) نے فرمایا (جو کوئی بھی چاہتا ہے کہ اسے زیادہ دولت عطا ہو اور اس کی عمر میں خیر و برکت ہو اسے چاہیئے کہ اپنے رشتہ داروں سے اچھا تعلق قائم رکھے)۔ اس لیے، اپنی سی کوشش کرو – اللہ کی رحمت آپ پر نازل ہو۔ اپنے رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھو تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور آپ کی روزی میں برکتیں عطا فرمائے۔ مزید، جو کوئی اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی فرمائے گا، اللہ اس کی مدد فرمائے گا، اس کی روزی میں خیر و برکت عطا فرمائے گا اور اس کے رزق کو وسیع کردے گا۔ یہ بھی جان لو کہ اللہ کی رحمتوں میں غریبوں اور ضرورت مندوں کی اس طرح حاجت پوری کرنا بھی شامل ہے جیسے کوئی بھائی اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے، اور ایسا کرنے والے کی ضرورت اللہ پوری کرے گا؛ اگر کوئی کسی مسلم بھائی کو کسی تکلیف سے نجات دلاتا ہے تو اللہ تعالی اسے قیامت کے دن مصیبتوں سے نجات دلائے گا۔ اس لیے اللہ کے بندو، ضرورت مند افراد کو تکلیف سے چھٹکارا دلانے اور صدقہ کے ساتھ یتیموں کے آنسو پوچھنے کی ہمیشہ کوشش کرنا ایک اچھا سبب ہے رقم میں اضافہ اور ترقیات کا۔ حضور اکرم (□) نے فرمایا (کسی شخص کی دولت صدقہ (خیرات) سے کم نہ ہوگی۔

اے اللہ کے بندو، صدقہ کے کئی فوائد ہیں۔ اس فضل کو اپنی جانب متوجہ کرنے کا ایک اچھا سبب ہے، جو کئی برائیوں کو دور بھگاتے ہوئے ایک ایماندار دل سے نکلی ہوئی دعا کی قبولیت کا ایک اچھا سبب ہے۔ [لَّيْسَ عَلَيْكَ

[3] سورة الطلاق / 2-3

[4] سورة الاعراف / 96

هُدَاهُمْ وَلَـٰكِنَّ اللَّـهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۗ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّـهِ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ (ان کو ہدایت دینا آپ [یا محمد]، کے ذمہ نہیں بلکہ [یہ ذمہ داری] اللہ کی ہی وہ جسے چاہتا ہے ہدایت سے نوازتا ہے۔ اور[ایمان والو] تم جو مال بھی خرچ کرو سو وہ تمہارے اپنے فائدے میں ہے، اور اللہ کی رضاجوئی کے سوا تمہارا خرچ کرنا مناسب ہی نہیں ہے۔ اور تم جو کچھ مال بھی خرچ کرو گے (اس کا اجر) تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا][5]۔

اے مسلمانو

روزی کا حقیقی طالب وہ شخص ہے، جو سخت محنت اور لگن کی صفات سے متصف ہو، کاہلی اور سرگرمی سے عاری رہنا پسند نہ کرتا ہو کیونکہ آسمانوں سے سونے چاندی کی بارش نہیں ہوتی۔ اس لیے جو کوئی بھی اپنی روزی سخت محنت کے ذریعہ کمانے میں سنجیدہ ہو، اللہ ذوالجلال اسے کامیابی عطا فرمائیں گے اور اسے اس کے مقصد کے حصول کی کوشش میں خیر و برکت نازل فرمائیں گے۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے: [وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّـهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (اور فرما دیجئے: تم عمل کرو، سو عنقریب تمہارے عمل کو اللہ (بھی) دیکھ لے گا اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی) اور اہلِ ایمان (بھی)۔ اور تم عنقریب ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے (رب) کی طرف لوٹائے جاؤ گے، سو وہ تمہیں ان اعمال سے خبردار فرما دے گا جو تم کرتے رہتے تھے][6]۔ کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ اللہ جل جلالہ نے مریم (رضی اللہ عنہ) پر کیا نازل کیا جب وہ سخت ترین حالات سے دوچار تھیں؟ اللہ ذوالجلال نے فرمایا [وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ وہ تم پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرا دے گا)][7]۔ دراصل، اللہ رب العزت اگر چاہتے تو خود ان پر کھجور کے درخت کے تنے کو موڑ سکتے تھے اور (مریم) کے ہلائے بغیر انہیں کھجور کے درختوں کے کھجور کی شیرینی سے لطف اندوز کرسکتا تھا۔ اس کے باوجود، اللہ رب العزت کی ذات اقدس ایسی ہے کہ جو اپنے بندوں کو یہ سکھاتا ہے کہ ان کے معاملات کو کیا چیز درست کرتی ہے اور ان کے امور کو درست رکھتی ہے۔ اس لیے اے نوجوانو، تم قوم کا سرمایہ ہو اور اس کے ستون ہو؛ یہی وجہ ہے کہ ملک وقوم کی ترقی و خوشحالی تمہارے دم سے ہوتی ہے۔ اپنے تمام کاموں میں اللہ پر بھروسہ کرو، اس کی رحمتیں طلب کرو اور جان لو بروقت کام شروع کرنا اور اس کے آغاز سے اس کام کے انجام تک نظم و ضبط برقرار رکھنا، اللہ کی رحمت کے حصول کا ایک راز ہے۔ رسول اللہ () نے فرمایا، (یا اللہ! دن کے اولین حصہ (صبح) میں میرے لوگوں کے لیے رحمتیں نازل فرما۔

میں یہ اپنا قول دوہراتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور آپ کے لیے، اور جملہ مسلمانوں کے لئے عفو کا طلب گار ہوں، اس لیے اللہ سے معافی طلب کرو، وہ معاف کرنے والا ہے۔ نہایت رحم فرمانے والا ہے اور اسے پکارو، وہ تمہاری پکار پر جواب دیتا ہے، بے شک اللہ نہایت فراخ دل اور فیاض ہے۔

****

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے خلق کیا اور تزئین کی۔ وہ جس نے اسے متناسب بنایا اور پھر اس کی رہنمائی کی، اسے رزق فراہم کیا اور عطا کیا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس کی رحمتیں اور برکتیں اعداد و شمار سے اور حاسابات سے بڑھ کر ہیں۔ اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ()، اللہ کے رسول اور پیغمبر مومنین کے لیے بہترین ماڈل ہیں، ان کے لیے جنھوں نے یاد رکھا، صبر کیا ور شکرگزاری برتی۔ اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں آُپ پر، آپ کے اہل بیت پر اور آپ کے تمام صحابہ پر۔

اے اللہ کے بندو!

---

[5] سورة البقرة–272

[6] سورة التوبہ-105

[7] سورة مريم – 25

اللہ سے اس طرح ڈرو، جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اسلام کے ساتھ سختی سے جڑے رہو، اور جان لو کہ رزق ایک ایسی چیز ہے جس کا اشتراک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس لیے اسے طاقت، جبر یا مہارت یا اسکیم سے حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ رزق کی تقسیم کا نظم و نسق اللہ تعالی انتہائی حکمت کے ساتھ فرماتے ہیں جس سے انسان ناواقف ہیں۔ اللہ ذوالجلال و الاکرام فرماتے ہیں [أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ (کیا آپ کے رب کی رحمتِ (نبوّت) کو یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم اِن کے درمیان دنیوی زندگی میں ان کے (اسباب) معیشت کو تقسیم کرتے ہیں اور ہم ہی ان میں سے بعض کو بعض پر (وسائل و دولت میں) درجات کی فوقیت دیتے ہیں، (کیا ہم یہ اس لئے کرتے ہیں) کہ ان میں سے بعض (جو امیر ہیں) بعض (غریبوں) کا مذاق اڑائیں (یہ غربت کا تمسخر ہے کہ تم اس وجہ سے کسی کو رحمتِ نبوت کا حق دار ہی نہ سمجھو. اور آپ کے رب کی رحمت اس (دولت) سے بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے (اور گھمنڈ کرتے) ہیں.[8]

اے مومنو جان لو کہ تمھارے رزق کا فائدہ اس کے کثیر ہونے سے نہیں ہوتا ہے بلکہ اللہ کی رحمت کے اس میں شامل ہونے سے ہوتا ہے۔ اب ایسے لوگوں کی مثال لے لیجیے جو ہزاروں ہزار دولت کماتے ہیں لیکن وہ قرض کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہوتے ہیں جو ان کی آمدنی کا دوگنا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ بھی ہیں جن کی آمدنی کم ہے، پھر بھی وہ ایک مکان تعمیر کرتے ہیں، گھر بناتے ہیں اور اپنے اہل خانہ کی لازمی ضروریات کی کفالت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی بھی مثال ہے جنھوں نے کئی بچے پیدا کرلیے لیکن ان پر اللہ کی رحمت کی کمی ہے، وہ اپنے والدین کے لیے ایک زحمت اور پریشانی بن گئے تھے۔ اسی لیے؛ آپ کو چاہیئے کہ اپنے رزق میں اللہ کی رحمت طلب کروتاکہ آپ اچھے اثر میں رہیں۔

اے ایمان والے بھائیو

اصل مومن کو چاہیئے کہ اپنی کامیابی کے راستے کی تلاش میں اللہ سے مدد مانگے، تاکہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے رزق میں برکت عطا فرمائے۔ یہی وہ طریقہ ہے جس پر راستباز عمل کرتے تھے جن میں پیغمبر اور رسول سب سے اوپر ہوتے تھے۔ یہاں مثال دی جارہی ہے انبیاء کے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی جب اُپ نے اپنے گھر والوں کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑا اور اپنے رب سے دعا کی کہ یا رب اس زمین پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور وادی بھر میں اپنی رحمتوں کی کثرت فرما۔ اس لیے، ابراھیم (علیہ السلام) نے فرمایا [رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (اے ہمارے رب! بیشک میں نے اپنی اولاد (اسماعیل علیہ السلام) کو (مکہ کی) بے آب و گیاہ وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسا دیا ہے، اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم رکھیں. پس تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ وہ شوق و محبت کے ساتھ ان کی طرف مائل رہیں اور انہیں (ہر طرح کے) پھلوں کا رزق عطا فرما، تاکہ وہ شکر بجا لاتے رہیں[9]. پھر، اللہ نے آپ کی دعا قبول فرمائی جو کہ ایک سیدھی سادی دعا تھی دنیاؤں کے رب سے۔ اس سے یہ وضاحت ہوتی ہے کہ حقیقی مومن وہ ہے جو اللہ کے سوائے کسی سے مدد طلب نہیں کرتا۔ وہ امیر لوگوں کی چوکھٹ پر التجائیں اور منتیں نہیں کرتا یا ایسا کرکے وہ اپنی وقعت کو کھو نہیں دیتا۔ اسے درحقیقت یقین ہے کہ اللہ صرف اللہ ہی رزق دینے والا ہے اور انسان چاہے اجتماع میں ہوں یا انفرادی طور پر، مجبور لوگ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی مومنین اپنی عزت و وقار کو برقرار رکھیں گے کیونکہ ان کا سر آسمانوں کی سمت اٹھا رہے گا۔ وہ زندگی کے ان کھوئے گئے امکانات پر روتا نہیں ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جو رزق دیتا ہے اور انکار کرتا ہے، وہ کوئی اور نہیں اللہ رب العزت ہے جو نہایت حکمت والا اور رحیم ہے۔

اس لیے اللہ کے بندو، اللہ سے ڈرو اور اپنے کاروبار میں بھی اس سے دعا کرتے رہو تاکہ وہ تمھارے رزق میں برکتیں عطا فرماتا رہے۔ اللہ حق سبحانہ فرماتے ہیں [وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ(اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا

---

[8] سسورة الذخرف-32

[9]سورة ابراہیم -12

دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں۔ میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پاجائیں][10]۔

اس لیے اپنے درود و سلام بھیجو پیغمبروں کے سردار پر جیسا کہ اللہ نے اپنی مقدس کتاب میں یہ کہتے ہوئے حکم فرمایا ہے کہ: [إِنَّ اللَّـهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (بیشک اللہ اور ا س کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرمّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو][11]

یا اللہ! اپنی سلامتی بھج محمد (صل اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کے اہل بیت پر، جیسا کہ تونے ارسال کیا تھا ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کے اہل بیت پر۔ اپنی برکتیں بھج محمد (صل اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کے اہل بیت پر، جیسا کہ تونے ارسال کیا تھا ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کے اہل بیت پر۔ إنك حميد مجيد (بے شک تیری ہی ذات اعلی سب سے زیادہ تعریف کے لائق اور عظیم الشان ہے)]۔

یا اللہ! حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین سے، ان کی ازدواج مطہرات، امہات المومنین سے، ان کے صحابہ سے اور مومن مردوں اور مومنہ خواتین سے قیامت کے دن تک راضی ہوجا اور اپنے بے پناہ رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہوجا۔

یا اللہ! ہمارے آج کے اس اجتماع پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور جب ہم یہاں سے رخصت ہوں تو ہمیں امن اور گناہوں سے تحفظ کے ساتھ رخصت فرما اور ہمیں اپنے مذہب میں کسی طرح سے کمتر نہ بنا۔

یا اللہ! ہم آپ سے رہنمائی، تقوی، عفت و عصمت اور مال کے طلب گار ہیں۔

یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو دیانت دار زبان، رجوع لانے والا دل، اعمال صالحہ، علم نافع، مضبوط عقائد، خالص ایمان اور دین اور حلال اور بابرکت رزق کی نعمت سے سے مالا مال فرمادے۔ یا اللہ تو نہایت شاندار اور عظمتوں والا ہے۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عظمتیں عطا فرما! اور اسلام اور مسلمانوں کو تعاون عطا فرما اور ان میں اتحاد قائم فرما، یا اللہ! جابروں اور کافروں کونیچا دکھا۔ یا اللہ! اپنے تمام بندوں کو امن اور سلامتی عطا فرما۔

یا اللہ! ہمیں ہمارے وطن میں سلامتی عطا فرما! ہمیں ہمارے وطن میں دیرپا سلامتی اور پائیداری عطا فرما! ہمارے سلطان کو عظمتیں عطا فرما اور سچائی کی راہ پر اس کی مدد فرما اور اسے ایک سچا رہنما بنادے۔

یا اللہ! ہم پر آسمانوں سے بارشیں نازل فرما اور ہمیں ان میں سے ایک بنا دے جو دن اور رات تجھے یاد کرتے رہتے ہیں اور شام سے صبح تک تجھ سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں۔

یا اللہ! ہم پر آسمانوں کی رحمتیں اور زمین کی نعمتیں نازل فرما اور ہمارے پھلوں اور فصلوں میں اور ہمارے مجموعی رزق میں خیر و برکت عطا فرما۔ یا اللہ تو نہایت شاندار اور عظمتوں والا ہے۔

یا اللہ! عطا فرما ہمیں اس دنیا میں بھلائی، اور عقبٰی میں بھلائی اور بچا ہمیں دوزخ کی آگ سے!"

یا اللہ! (اور عرض کرتے ہیں:) اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمیں خاص اپنی طرف سے رحمت عطا فرما۔ ، بیشک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے

یا اللہ! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ، اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم سے رحم کا معاملہ نہ کیا تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔"

---

[10] سورة البقرة186

[11] سورة الاحزاب 56

یا اللہ! ان تمام مومنین و مومنات کو معاف فرما جو ابھی بقید حیات ہیں اور انہینبھی جو وفات پاچکے ہیں، بے شک اے اللہ آپ سب سے زیادہ سمیع اور مجیب ہیں۔

اللہ کے بندو! [اللہ انصاف، بھلائی اور خویش و اقارب کے ساتھ سخاوت کرنے کا حکم دیتا ہے اور وہ تمام بے حیائی کے کاموں، اور ناانصافی اور بغاوت سے منع فرماتا ہے: وہ آپ کو ہدایت عطا فرماتا ہے ، جو آپ یاد رکھ سکتے ہیں۔]